www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com


تلخیص (ادارہ)

محقق شہیر مولانا عبدالقادر عارف حصاری

# کیا سحری کی اذان مسنون ہے؟

## کیا اذان کی بجائے لاؤڈ سپیکر پر اعلان درست ہے؟

> ہفت روزہ "اہل حدیث" لاہور مورخہ ۴، دسمبر ۱۹۷۰ء (۱/۴۷: ۵) میں چند مسائل بطور سوال جواب درج ہیں۔ مفتی مولانا ابوالبرکات احمد گوجرانوالہ ہیں اور جوابات کی تصدیق حضرت مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی نے کی ہے۔ اس وقت میں ایک جواب پر تعاقب کر رہا ہوں جو ہدیۂ ناظرین ہے ——— (حصاری)

○

**مسئلہ ا۔** "رمضان المبارک میں جو سحری کی اذان کہی جاتی ہے اس کا ثبوت کیا ہے؟

ب۔ اگر اذان کی بجائے لاؤڈ سپیکر پر اعلان کر کے لوگوں کو بیدار کیا جائے تو کیا یہ جائز ہوگا؟

کتاب و سنت کی روشنی میں تحریر کریں؟"

### مفتی صاحب کا جواب

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے حضرت بلالؓ اور ابن ام مکتومؓ۔ حضرت بلالؓ کی اذان کے متعلق علماء کے درمیان اختلاف ہے کہ آیا وہ سحری کے لیے تھی یا فجر کے لیے؟ صحیح بات یہی ہے کہ وہ فجر کے لیے تھی، کیوں کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان سال بھر چلتی تھی، لہٰذا خاص سحری کے نام پر اذان کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ لوگوں کو سپیکر کے ذریعہ بیدار کرنے میں


© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com


کوئی حرج نہیں ہے، یہ امر بالمعروف کے ضمن میں آجاتا ہے۔"

ناظرین کرام!

یہ فتویٰ کتاب وسنت کی رو سے صحیح نہیں ہے بلکہ امر بالمعروف کے نام پر اذان مسنونہ کی بجائے لاؤڈ سپیکر پر اعلان کرنا بدعت ہے۔ اصل بدعت وہی ہے جو سنت کی جگہ رائج ہو جائے۔ لہٰذا اذان سحری کی بجائے درود وصلوٰۃ پڑھنا، نقارہ بجانا اور دیگر رسمی چیزیں ڈھونسہ، گولہ، سیٹی وغیرہ بدعت ہیں، البتہ اذانِ مسنونہ کو دور تک پہنچانے کے لیے لاؤڈ سپیکر کا استعمال درست ہے۔

میں پہلے سحری کی اذان کا ثبوت پیش کرتا ہوں پھر اس کی بجائے لاؤڈ سپیکر پر دیگر اعلانات کا بدعت ہونا ثابت کروں گا۔

① عن عائشة ان بلالا کان یؤذن بلیل، فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کلوا واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم فانه یؤذن حتی یطلع الفجر [1]

عائشہؓ کہتی ہیں، حضرت بلال رات کے وقت اذان دیا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا، تم سحری کے وقت کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ مؤذن ابن ام مکتوم اذان دے۔ وہ طلوعِ فجر سے پہلے اذان نہیں دیا کرتے تھے۔

اس صحیح حدیث (قطعی الثبوت، قطعی الدلالت) سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہیں۔

ا۔ عہدِ نبویؐ میں دو مؤذن مسجدِ نبویؐ میں مقرر تھے، ایک بلال —— جو سحری کے وقت اذان کہتے تھے، دوسرے ابن مکتوم —— جو طلوعِ فجر پر اذان دیا کرتے تھے۔

ب۔ فجر سے پہلے سحری کے وقت اذان کہنا مسنون ہے اور یہ بھی کہ یہ تعامل عہدِ نبویؐ میں جاری رہا کیوں کہ لفظ "کان یؤذن" ماضی استمراری ہے۔

---

[1] البخاری، کتاب الصوم


© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



ج۔ سحری کی اذان کے وقت روزہ رکھنے والے کو کھانا پینا درست ہے جب کہ فجر کی اذان سے کھانا پینا بند ہو جاتا ہے۔

د۔ مسجد میں دو مؤذن مقرر کرنے مسنون ہیں؛ ایک سحری کے وقت اذان دینے والا، دوسرا فجر طلوع ہونے پر اذان دینے والا۔ یہ اس لیے ہے کہ دو مختلف آوازوں سے اذانِ سحری اور فجر کا امتیاز ہو جائے۔

(۱) عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یقول: ان بلالا یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی تسمعوا اذان ابن ام مکتوم [1]

ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بلالؓ تو رات کے وقت اذان دیتا ہے اس لیے تم کھاتے پیتے رہو حتی کہ ابن ام مکتوم کی اذان سن لو۔

(۲) عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان بلالا یؤذن بلیل لیوقظ نائمکم ولیرجع قائمکم [2]

ابن مسعودؓ نے آپؐ سے روایت کیا ہے کہ بلالؓ رات کو اذان کہتا ہے تاکہ سونے والے کو بیدار کرے اور قیام کرنے والا واپس لوٹ جائے۔

اس حدیث میں اذانِ سحری کا مقصد بیان کیا ہے۔[3]

(۳) عن عائشۃ قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذا اذن بلال فکلوا

---

[1] عن ابن عمر، قال کان لرسول اللہ مؤذنان؛ بلال وابن ام مکتوم۔ مسلم ۱/۱: ۳۵۰، ۱۲منہ

[2] مسلم ۱/۱: ۳۴۹

[3] امام محمد بن الحسن الشیبانی (مؤطا امام محمد مترجم: ۱۳۸) اور حافظ ابن حزم المحلی ۲/۲: ۱۱۷) نے وضاحت کی ہے کہ بلالؓ سحری کے وقت اذان دیتے تھے۔ [4] النسائی ۱/۱: ۱۰۷



© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم قالت: ولم یکن بینهما الا ینزل هذا و یصعد هذا[1]

عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک مؤذن اذان کہہ کر اترتا تھا تو دوسرا اذان کے لیے چڑھ جاتا تھا۔

اس حدیث میں دو اذانوں کا درمیانہ وقفہ (مبالغۃً) ذکر ہے۔ وقت کے اندازہ سے مقصد یہ ہے کہ نبیؐ اور ان کے صحابہؓ سحری دیر سے کھاتے تھے یعنی پہلی اذان پر کھانا شروع کرتے جب کہ فوری طور پر دوسری اذانِ فجر ہو جاتی۔

⑤ عن سمرۃ بن جندب قال: قال رسول اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) لا یمنعکم من سحورکم اذان بلال ولا الفجر المستطیل ولکن الفجر المستطیر فی الافق[2]

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ تم کو سحری کھانے سے بلال کی اذان اور صبح کاذب ——— جس میں سفیدی بلندی کی طرف اٹھنے والی ہوتی ہے ——— نہ روکے لیکن وہ صبح ——— جس میں سفیدی دائیں بائیں پھیلتی ہے ——— سحری کھانے سے مانع ہے۔

اس حدیث پر امام احمدؒ نے یوں عنوان لکھا ہے۔ باب وقت السحور واستحباب تاخیرہ یعنی سحری کا وقت اور اس کو دیر سے کھانے کا استحباب۔ اور مؤطا میں امام مالکؒ نے ایک باب یوں باندھا ہے قدر السحور من النداء یعنی اذان کے ذریعہ سے سحری کا اندازہ۔

خبیب بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میری پھوپھی ——— نے بیان کیا۔

⑥ کان بلال وابن ام مکتوم یؤذنان للنبی (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان بلالا یؤذن بلیل، فکلوا واشربوا حتی یؤذن

[1] النسائی ۱:۹۴،
[2] مسند احمد، مسلم


© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

ابن ام مکتوم، فکنا نحبس ابن ام مکتوم عن الاذان، فنقول کما انت حتی نتسحر ولم یکن بین اذانیہما الا ان ینزل ھذا و یصعد ھذا [1]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص مؤذن مقرر کر رکھے تھے (جو اپنے اپنے وقت پر اذان دیا کرتے تھے)، ایک بلال ؓ اور دوسرا ابن ام مکتوم ؓ۔ نبی ؐ نے فرمایا: بلال ؓ رات کو (سحری کے وقت) اذان دیتا ہے۔ تم اس وقت تک کھاؤ پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے۔ ہم ابن ام مکتوم سے کہتے، ٹھہر جا! کہ ہم سحری کھا لیں۔ دونوں اذانوں کے درمیان اتنا تھوڑا وقفہ ہوتا تھا کہ ایک اترتا تو دوسرا چڑھ جاتا۔

مولانا عبدالجلیل صاحب جھنگوی نے اپنے رسالہ اذان سحور کے ص۸ میں امام نووی ؒ سے نقل کیا ہے کہ:

"علماء کرام نے اس کی صورت یہ بتائی ہے کہ حضرت بلال ؓ فجر سے پہلے سحری کی اذان دے کر ذکر دعا، وغیرہ میں مشغول رہتے تھے۔ جب دیکھتے کہ فجر ہونے کے قریب ہے تو اتر آتے اور ابن ام مکتوم کو اطلاع دیتے جو پو پھٹنے پر اذان دیتے۔"

پھر مولانا موصوف نے حجۃ اللہ البالغہ / ۱: ۱۹۲ سے نقل کیا ہے کہ:

"امام دو مؤذن ایسے مقرر کرے جن کی آواز لوگ پہچانتے ہوں اور لوگوں کے لیے امام اسکا تفصیلاً اعلان کر دے۔" (ملخصاً)

(۷) عن ابی محذورۃ قال: قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) امناء المسلمین علی صلاتہم وسحورہم المؤذنون [2]

---

[1] مسند ابی داؤد الطیالسی / ۱: ۱۸۵

[2] السنن الکبری للبیہقی / ۱: ۴۲۶ اور ایک روایت میں ہے۔ المؤذنون امناء اللہ علی فطرھم وسحورھم مجمع الزوائد / ۱: ۳۲۴ اور مشکوٰۃ میں ہے۔ عن ابن عمر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان معلقتان فی اعناق المؤذنین للمسلمین صیامہم وصلوتہم رواہ ابن ماجہ وقال القاری سندہ صحیح یہ دونوں حدیثیں


© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ